بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۸ ماہ تبوک ۱۳۲۳ ہش | ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۸ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۱۱

136

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ تبوک۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے کی تکلیف میں تو کمی ہے۔ لیکن حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ کمزوری ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ

تجدیدِ دینِ اسلام کی ضرورت

بے شک اسلام کامل مذہب ہے اور قیامت تک کیلئے اصولی طور پر جو احکام اسلام نے دے دیئے ہیں۔ وہ مکمل ترین ہیں ان میں کسی ترمیم اور تنسیخ کی ضرورت نہیں۔ لیکن باوجود اس کے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ اسلام کو اپنی اصل شکل میں قائم رکھنے اور غلط تاویلات اور تشریحات کرنے والوں کے اڑائے ہوئے گرد و غبار سے صاف کرنے کے لئے ایسے انسان کھڑے ہوں۔ جو تجدید دین کا فرض ادا کریں۔ اور جب ضرورت اصلاح بہت زیادہ پیش ہو۔ تو خدا تعالیٰ ان تجدید کرنے والوں میں سے کسی کو خاص تائید و نصرت کے ساتھ اور اپنی طرف سے مامور کر کے بھیجے۔

ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ سابقہ زمانوں سے بہت زیادہ مصلح کا محتاج ہے۔ وہ برائیاں جو ازمنہ ماضیہ میں الگ الگ ملکوں تک محدود تھیں۔ اب ساری دنیا میں یکساں طور پر پھیل گئی ہیں۔ اور اس اجتماع سے اور کئی قسم کی برائیاں اور بدکاریاں نکل آئی ہیں۔ ادھر اسلام کی بے قدری خود مسلمان کہلانے والے جس قدر کر رہے ہیں۔ اس کی بھی حد نہیں مسلمان اسلام کی حقیقت سے بالکل بے بہرہ ہو کر ایسے عقائد کے پابند ایسے اعمال پر کاربند ہو چکے ہیں۔ جو سراسر اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں اور ظاہر ہے۔ کہ جب مسلمان کہلانے والوں کی یہ حالت ہو۔ تو غیر مسلم اسلام کے خلاف جو کچھ بھی کریں کم ہے

ان حالات میں مصلح ربانی کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس ضرورت کا احساس ہر عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کو ہونا چاہیئے اور ہے۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" ۶ ستمبر میں "تجدید دین کا نظریہ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں نہایت مؤثر الفاظ میں اسی بات کا اعتراف کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"جب کسی نظم حیات کے نقوش قوم کے فقدان عمل کی بدولت مدھم ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت یہ ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ کہ اس کے خط و خال کو نمایاں کیا جائے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس میں سے کوئی پرانی چیز نکال یا نئی اس میں ڈالی جائے۔ یا کسی قسم کی کمی یا زیادتی کی جائے بلکہ صرف یہ کہ اس کے مٹے ہوئے نقوش کو صاف اور واضح کیا جائے۔ اسی کا نام تجدید ہے۔ جس کی آج نظام اسلام کو اشد ضرورت ہے"!

بلاشبہ یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ اور جو لوگ آج تجدید اسلام کی ضرورت کا انکار کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ کہ علماء اس کام کے لئے کافی ہیں۔ وہ صرف دیدہ دانستہ ایک ضرورت حقہ کا انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ کیونکہ نہ تو علماء تجدید دین کی اہلیت رکھتے ہیں۔ (اور تجدید کی اہلیت تو الگ رہی اسلام کی تخریب کا باعث یہی ہیں۔) اور نہ عام لوگوں کو اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے دیتے ہیں۔ لیکن تابکے۔ آخر وہ وقت آئیگا۔ جب ان کے بچھائے ہوئے جال سے لوگ نکل آئیں گے۔ اور اس کے آثار نظر آ رہے ہیں۔

"زمیندار" کے مضمون نگار نے جو خود "رکن ادارۂ زمیندار" ہیں۔ اپنے مذکورہ بالا بیان کی تائید و حمایت میں مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کی تحریرات میں سے طویل اقتباسات پیش کئے ہیں۔ مثلاً ایک اقتباس میں لکھا ہے۔

"اب غور کرو اس عمارت کا یعنی اسلام کا کیا حال ہے؟ میں کم سے کم وقت میں اس بے مثل و بے مثال عمارت کا حال تمہیں بتا دوں گا۔ یہ عمارت نئی نہیں اب تعمیر نہیں ہو رہی۔ تعمیر ہو چکی ہے۔ قرن ہا قرن گزر گئے بن چکی ہے۔ قدیمی ہے مٹ نہیں گئی۔ موجود ہے اور موجود رہے گی۔ لیکن اس کے وارثین کی غفلتوں اور لاپرواہیوں کی وجہ سے مرمت کی محتاج ہو گئی ہے۔ اور اسی عمارت کی یہ اینٹیں ہیں۔ جو ہندوستان کے چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں۔ اس عمارت کے قیام اس کی درستی اس کے تحفظ اور اس کی بقا کے لئے تاسیس کی ضرورت نہیں۔ تجدید کی ضرورت ہے۔ نہیں نہیں عمارت موجود ہے۔ خرابی آ گئی ہے۔ وہ اگر دور کر دی جائے تو اس کی شان دوبالا ہو سکتی ہے۔ حالت نکھر سکتی ہے سنور سکتی ہے"۔

الفاظ صاف ہیں اور مطلب واضح۔ کہ اسلام میں تجدید کی ضرورت ہے۔ اور انتہائی ضرورت ہے۔ اسی سلسلہ میں لکھا گیا ہے۔

"کسی نئے راستہ کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا راستہ صاف و سیدھا ہے۔ ہاں ضرورت ہے ان کانٹوں اور روڑوں کو صاف کرنے کی جن سے اجنبی کھٹک رہے ہیں۔ اور اس منزل تک پہنچنے کے لئے دوسری راہوں میں بھٹک رہے ہیں"۔

آخر میں لکھا گیا ہے۔ "تم اپنے منتشر شیرازہ کو فوراً سمیٹ لو۔ تمہارے مکان کی اساس و بنیاد مضبوط ہے۔ اس کو مرمت کی ضرورت ہے، مرمت کرو اور جلد مرمت کرو۔ تاکہ گزری ہوئی رونق اب آپ واپس آ جائے۔ اور تمہاری ساکھ پھر سے اقوام و دول میں قائم ہو جائے۔ جو ہو چکا اس کا غم نہ کیا جائے۔ جو باقی ہے جس کی حفاظت ابھی ممکن ہے۔ اس سے غفلت کرنے کا اب وقت نہیں، ہر صبح تمہاری گمراہی کا پیغام سناتی ہے"۔

یہ اقتباسات نہایت وضاحت کے ساتھ بتا رہے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں ضرورت ہے۔ کہ اسلام کی تجدید ہو۔ تجدید سے اسلام میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہو گی۔ بلکہ اسکے مٹے ہوئے نقوش کو صاف اور واضح کیا جائے گا۔ اس وقت اسلام کی بے مثل و بے مثال عمارت کے وارثین یعنی علماء کی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

دس سالہ حساب جن کو مل چکا ہے اُن کیلئے اعلان

تحریک جدید کے جن مجاہدوں کے سال دہم کا چندہ مرکز میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور انکے دس سال پورے ہو چکے ہوں۔ تو ان کو دفتر کی طرف سے دفتری ریکارڈ کے مطابق دس سالہ حساب کی تصدیق ارسال کر دی جاتی ہے۔ اگر کسی ایسے صاحب کو دس سالہ حساب کی تصدیقی چٹھی نہیں ملی۔ وہ دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید سے خط و کتابت کریں۔ گو جن کے دس سال پورے نہ ہوئے ہوں۔ ان کو بھی دفتر سے بقایا وغیرہ کی اطلاع کی جاتی ہے۔ مگر جن کو چٹھی نہ ملی ہو۔ وہ دریافت فرمالیں۔ اگر ان کو شبہ ہو کہ انہوں نے کسی سال میں رقم زیادہ دی ہے۔ مگر چٹھی میں کم درج ہے۔ تو مرکزی رسید کا نمبر کوپن اور تاریخ کا حوالہ دے کر لکھیں۔ تب مزید پڑتال کا امکان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دفتر ہذا کے حسابات بہت پڑتال کے بعد بنائے گئے ہیں۔ پس بغیر مرکزی خزانہ کی رسید کے نمبر کوپن اور تاریخ کے پڑتال محال ہے۔

وہ جنہوں نے ابھی تک سال دہم کا چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ اب بے فکر نہ رہیں۔ بلکہ پوری توجہ سے اپنا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں پہنچا دیں۔ کیونکہ سال دہم اب خاتمہ کے قریب آگیا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ غفلت اور سستی کی وجہ سے ادا کرنے سے رہ جائیں۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ایک نہایت ضروری اعلان

اخبار "پیغام صلح" "احسان" "زمیندار" اور "شہباز" اور "پیام" دہلی "صداقت" بمبئی وغیرہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۱۱ فروری ۱۹۴۴ء کے خطبہ کا کچھ اقتباس قطع و برید پیش کرتے ہوئے حضور پر توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو غلط الزام لگا کر اشتعال دلایا ہے اس کی تردید کے لئے خود یہ خطبہ اور ۷ جولائی کا خطبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف آمدہ بعض خطوط کے جوابات کو عام غلط فہمی کے ازالہ کے لئے یکجائی طور پر ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ٹریکٹ کی قیمت ۱ؔ ہر یا ۵ رفی کاپی ہوگی۔ اور جماعتیں جلد مطلع فرمائیں کہ انہیں کسقدر ٹریکٹ درکار ہونگے تاکہ طباعت کے وقت انکے آرڈر کو ملحوظ رکھ لیا جائے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

غفلتوں اور لاپرواہیوں کی وجہ سے مرمت کی محتاج ہو گئی ہے۔

یہ سب کچھ کہا جا رہا ہے۔ اور ہر سنجیدہ اور متین مسلمان اسے درست تسلیم کر رہا ہے۔ لیکن کسقدر رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف تو کوئی ایسا وجود پیش نہیں کیا جاتا جس کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ نے اسلام کی تجدید اور اس کی حفاظت کیلئے بھیجا ہے۔ اور دوسری طرف جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ صرف اسی دعوے کے ساتھ بلکہ خدا تعالےٰ کی تائیدات اور آسمانی نشانات کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے اور آپ کی صداقت کو دنیا کے کناروں تک پہنچتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ تو اکثر لوگ غور و فکر سے کام لئے بغیر از راہ تمرد یونہی انکار کر دیتے ہیں۔ اور وہ جنہیں ازل سے سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ وہ تو بدزبانی بدگوئی اور تمسخر و استہزاء پر اُتر آتے ہیں حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس بارے میں نہایت سنجیدگی اور خدا تعالےٰ کی خشیت کو دل میں جگہ دے کر غور کیا جائے۔

جب یہ مسلم ہے کہ اسلام کو تجدید کی ضرورت ہے جب اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ اسوقت مسلمان خدا تعالےٰ کی طرف سے آنیوالے مصلح کے بے حد محتاج ہیں۔ اور جب خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسلام کا خود محافظ ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ جب اسلام تجدید کا محتاج ہوگا۔ تو خدا تعالےٰ مجدد مبعوث کیا کرے گا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں جس نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مصلح ہو کر آنیکا دعویٰ کیا ہے۔ اور جس کے سوا اور کوئی تجدید اسلام کے دعویٰ کیساتھ کھڑا نہیں ہوا۔ اسے قبول نہ کیا جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی شدید علالت

احباب جماعت صحت و عافیت کیلئے دعا کرتے رہیں

قادیان ۷ ستمبر۔ آج ۷½ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل دوپہر تک درد کی شدت رہی۔ اسکے بعد دن بھر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نمایاں کمی رہی۔ رات کے ۱۲ بجے انیما کیا گیا۔ تو پاخانہ آیا۔ اور اسی وقت کچھ ہوا بھی خارج ہوئی۔ لیکن اس کے بعد درد بڑھ گیا۔ جو قریباً نصف گھنٹہ تک رہا۔ اس کے بعد نیند آگئی۔ اور وقفوں کے ساتھ صبح کے ۶½ بجے تک آپ سوئے۔

اس وقت صبح کو دائیں طرف پسلی میں درد کی شکایت ہے۔ گو لفضل خدا امعاء کے درد میں کمی ہے۔ لیکن رات کی نسبت نفخ میں کچھ زیادتی ہے۔ ابھی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ احباب جماعت حضرت ممدوح کی کامل صحت کے لئے رمضان المبارک کے بابرکت اوقات میں دعا کرتے رہیں ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا تار کا پتہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا تار کا پتہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو

"Khuddam"

ہے۔ احباب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور دفتری تار کے لئے صرف

Khuddam
Qadian

لکھنا کافی ہوگا۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

علمی مقابلے ——— خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع مورخہ ۱۳-۱۴-۱۵ اخاء ۱۳۲۳ھش

دوران سال میں آپنے قرآن کریم کا کتنا علم حاصل کیا۔ کتنی سورتیں حفظ کیں۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا مطالعہ کیا۔ حدیث شریف کا مطالعہ کسقدر کیا۔ اس قسم کے بہت سے سوالات سالانہ اجتماع کے موقعہ پر کئے جائیں گے۔ ان علمی مقابلوں کے لئے تیار ہو کر آیئے۔ علاوہ ازیں سلسلہ احمدیہ سے متعلق اہم اور مخصوص امور سے بھی واقف ہو کر آیئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

"ہر بڑی جماعت (مجلس خدام الاحمدیہ) کو علمی مقابلہ میں نمائندے بھیجنے پر مجبور کیا جائے۔"

اس ارشاد کی تعمیل میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس طرح ہر مجلس کی طرف سے انتخاب کیلئے نمائندے آرہے ہیں۔ اسی طرح ہر اس مجلس جس کے اراکین کی تعداد بیس سے زائد ہے۔ اس کی طرف سے علمی مقابلوں کے لئے بھی نمائندگی لازمی ہے۔ مہتمم اشاعت سالانہ اجتماع

ضروری اعلان

بابو محمد حنیف صاحب مرحوم گورنمنٹ پنشنر ساکنہ تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور نے کچھ رقم قرضہ پچاس ہزار میں دی ہوئی ہے۔ چونکہ دفتر بیت المال رقم اس قرضہ کو واپس کر کے حساب صاف کرنا چاہتا ہے۔ اسلئے بابو صاحب مرحوم کے ورثاء اس رقم کی تقسیم کا مطالبہ کر کے فیصلہ کرالیں۔ ناظر بیت المال

روزہ کے افطار اور سحری کے اوقات

یہ وقت ریڈیو کے وقت کے مطابق ہے۔ اور مرکز میں منارۃ المسیح کے وقت کے مطابق۔

افطار (۸-ماہ تبوک مطابق ۱۸ رمضان) ۶ بجکر ۵۷ منٹ

سحری (۹-ماہ تبوک مطابق ۱۹ رمضان) ۴ بجکر ۵ منٹ

137

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا قادر و کریم خدا

لدھیانہ سے ہوشیارپور کا تبادلہ

گورنمنٹ نے گزشتہ ماہ اپریل میں اپنی کسی مصلحت کی بنا پر میرا تبادلہ لدھیانہ سے ہوشیارپور کر دیا۔ میرے اس تبادلہ کی اطلاع جماعت احمدیہ لدھیانہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دی۔ جب میں لدھیانہ سے چارج دے کر بغرض روانگی سٹیشن پر پہنچا۔ تو گاڑی کے وقت بہت سے آفیشل برادر اور دیگر معززین علاوہ جماعت کے افراد کے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ جماعت کے خط کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس میں کسی نشان کا اظہار فرمانا چاہتا ہے۔ میری روانگی کے وقت قاضی رشید احمد صاحب جو کہ جماعت احمدیہ کے غالباً جنرل سیکرٹری ہیں۔ اور امیر جماعت نے اس کا اظہار بلند آواز سے عام پبلک میں کیا۔ میں نے اپنے طور پر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس تبادلہ کی اطلاع دی تھی۔ اس کے جواب میں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری کا خط جو مجھے ہوشیارپور میں ملا۔ اس میں تحریر تھا۔ کہ چونکہ ہوشیارپور میں بھی جلسہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ اب کوئی نشان ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

چنت پورنی کا میلہ

موضع چنت پورنی تحصیل اونہ ضلع ہوشیارپور کا ایک گاؤں ہے۔ جو ضلع کانگڑہ کی حد کے ساتھ ۲۰۰۰ فٹ کی بلندی کے مقام پر واقعہ ہے۔ موسم برسات میں ہندوؤں کا ایک بڑا بھاری میلہ اس جگہ لگتا ہے۔ ضلع جالندھر۔ امرتسر۔ لاہور لدھیانہ کے اکثر ہندو اور بعض بعض یوپی کے علاقہ سے بھی ہر سال اس میلہ پر آتے ہیں۔ امسال اس میلہ کی تاریخیں ۲۶ لغایت ۲۸ ماہ جولائی مقرر تھیں۔ بغرض انتظام میلہ و سرانجام دہی دیگر فرائض منصبی مجھے بھی چنت پورنی جانا پڑا۔ ۲۱ رجولائی کو مسٹر بجاج ہیلتھ افسر صاحب بھی اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے وہاں پہنچ گئے۔

۲۲ رجولائی کو میں مسٹر بجاج ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایس۔ اے۔ ایس۔ ضلع گورداسپور مسٹر چڈہ سینٹری انسپکٹر ہوشیارپور دو سفید پوش علاقہ اور پسر ذیلدار صاحب صفائی وغیرہ کے انتظامات دیکھنے کے لئے شام کے وقت چنت پورنی گئے۔

مندر کے اندر

جب ماتا دیوی کے مندر کے پاس سے گزرنے لگے۔ جہاں میلہ لگتا ہے۔ تو میں نے کہا کہ میں مندر دیکھنا چاہتا ہوں۔ مسٹر بجاج مندر کے باہر کرسی لے کر معہ دیگر اسٹاف کے بیٹھ گئے۔ اور میں دیگر دو ہمراہیوں کے ساتھ مندر کے اندر دیوی کے درشن کے لئے گیا۔ وہاں ایک پوجاری بیٹھا ہوا تھا۔ غالباً میرے سر پر رومی ٹوپی دیکھ کر اس نے دیوی کے درشن کرانے میں لیت و لعل کی۔ اس پر میرے ہمراہیوں نے اسے ہدایت کی۔ کہ وہ دیوی کے درشن کرائے چنانچہ اس نے جو کچھ پھول وغیرہ دیوی پر پڑے تھے ایک طرف کئے۔ اور ۱½ سیر وزن کے قریب کا ایک ہلکا سیاہی مائل پتھر گول شکل میں ننگا کیا۔ میں نے اس کو دیکھتے ہی اللہ تعالےٰ کے حضور بدیں الفاظ دعا کی۔

دیوی کو دیکھ کر خدا سے دعا

"اے میرے خدا تو جانتا ہے۔ کہ یہ پتھر ہے۔ مجھے بھی علم ہے۔ کہ یہ پتھر ہے یہ وہ پتھر ہے۔ جس کو معمار کوٹ کوٹ کر عمارتوں کی بنیادوں میں ڈالتے ہیں۔ اور گارے سے لت پت کیا جاتا ہے۔ یہ وہی پتھر ہے جس کو سڑکیں بنانے والے مزدور ہتھوڑوں سے کوٹ کوٹ کر ہمارے پاؤں کے نیچے رکھتے ہیں۔ اور اس کو پاؤں کے نیچے روندا جاتا ہے۔ تیری اندھی مخلوق اور ہمارے غلطی خوردہ بھائیوں نے اس کو وہ مقام دے دیا ہے۔ جو تیری شان کے شایاں ہے ہماری غیرت اس کو برداشت نہیں کر سکتی ہماری مٹھی بھر جماعت ان خیالات کو مٹانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ مگر ہم کمزور اور کم ہیں۔ تیری مخلوق ہماری باتوں کو استہزا اور تمسخر میں اڑا دیتی ہے۔ میں تیرے حضور نہایت عاجزانہ طور پر التجا کرتا ہوں۔ کہ تو محض اپنے فضل سے اس موقعہ پر کوئی ایسا غیر معمولی نشان دکھا جو ان آنے والے لوگوں کی آنکھیں کھولنے والا اور ان کے لئے باعث عبرت ہو"

ساتھیوں سے دُعا کا ذکر

میں یہ دُعا کر کے باہر آ گیا اور اپنے ساتھیوں کو بتا دیا۔ کہ میں نے یہ دُعا کی ہے۔ مجھے ان پر اس امر کے اظہار کی ضرورت اس لئے پڑی کہ شاید وہ میری دُعا کو اس رنگ میں نہ لے لیں۔ کہ میں نے ماتا دیوی سے دُعا کی ہے۔ ۲۵ یا ۲۶ تاریخ کی شام کو کھانے کے بعد جب ہم ملے تو میں نے دُعا کا ذکر مسٹر بجاج ہیلتھ آفیسر۔ مسٹر گوربخش سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر اور لالہ دولت رام صاحب وکیل ہوشیارپور کے سامنے دہرایا۔

مندر میں بجلی گری

۲۸ صبح کو نو بجے کے قریب جبکہ سخت بارش ہو رہی تھی۔ اور میں خان بشیر احمد خان صاحب سول سپلائی آفیسر اور میرے دو لڑکے عزیزم رشید احمد اور حمید احمد چائے پی رہے تھے۔ سخت بجلی کڑکی اور ایک مندر کے بیرونی دروازہ کے اندر کی طرف گری۔ اس کے بعد جلد ہی ایک ہیڈ کنسٹیبل آیا۔ اور مجھے اس حادثہ کی اطلاع دی۔ اس کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ ۲۲ آدمی موقعہ پر مر گئے ہیں۔ فوراً ہی موٹر کا انتظام کر کے میں معہ ڈی۔ ایس۔ پی موقعہ پر پہونچا۔ معلوم ہوا کہ بجلی کے گرنے سے دو آدمی مر چکے ہیں۔ اور تیرہ کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ میں نے خود فوت شدہ آدمیوں کو دیکھا۔ اور جو بے ہوش تھے۔ ان کو بھی دیکھا۔ اور اٹھوا کر ہسپتال میں برائے علاج بھجوانے کا حکم دیا۔ ایک آدمی ہسپتال میں پہلے پہونچ چکا تھا۔ اس کا بھی ملاحظہ کیا ان کی جائے سکونت اور حال وغیرہ کے متعلق بھی دریافت کیا گیا۔ اور پولیس نے اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کا کام شروع کر دیا۔

بجلی کیوں گری

شام کے وقت جب ہم اپنی جائے رہائش پر اکٹھے ہوئے تو میں نے مسٹر گوربخش سنگھ صاحب۔ مسٹر بجاج۔ چودھری دولت رام صاحب سے کہا۔ کہ وہ میری اس دعا کے شاہد ہیں۔ اور ان کو اس بات کا علم ہے۔ اس وقت کپتان سنسار چند صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفسر ہوشیارپور معہ ملٹری ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک سول سپلائز اور میرے دونو لڑکے بھی موجود تھے۔ انہوں نے میری دعا کو تسلیم کیا۔ مگر ساتھ ہی یہ کہا۔ کہ یہ نشان اس کے نتیجہ میں ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ لوگوں میں یہ خیال ہے کہ چونکہ کئی آدمی شراب پی کر دیوی کے درشنوں کے لئے جاتے ہیں۔ یا بناوٹی گھی وغیرہ کا حلوہ تیار کر کے دیوی پر چڑھاتے ہیں۔ یا عورتوں وغیرہ سے اس موقعہ پر مذاق اور ہنسی وغیرہ کرتے ہیں۔ اس لئے دیوی نے ناراض ہو کر ان پر بجلی گرائی ہے۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ میں مندر کی تاریخ سے لاعلم ہوں۔ مگر یہ یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ جب سے اس کا آغاز ہوا ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک ایسا غیر معمولی نشان کبھی ظاہر نہیں ہوا ہو گا۔ وہ لوگ جو یہ باتیں کرتے ہیں۔ ان کو میری اس دعا کا علم نہیں۔ مگر آپ لوگوں کو میں نے اسی وقت بتلا دیا تھا۔ اس کے علاوہ ان کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ گزشتہ سالوں میں جبکہ میلہ لگا کرتا تھا۔ تو لوگ شراب پی کر نہیں آتے تھے۔ نہ وہ بناوٹی گھی کا حلوہ تیار کرتے تھے۔ نہ ہی کسی قسم کا مذاق عورتوں سے کرتے تھے۔ وہ یقیناً اس بات کو ثابت نہیں کر سکتے۔ آپ کیوں ایک واضح نشان کا انکار کرتے ہیں اور اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اس پر انہوں نے کہا۔ کہ اگر آپ کی دعا کے نتیجہ میں یہ نشان ظاہر ہوا۔ تو بجلی مندر پر کیوں نہ گری۔ اور سب کے سب آدمی جو کہ مندر میں موجود تھے۔ ان کو کیوں فنا نہ کر دیا۔ میں نے جواب دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ رحیم ہے۔ وہ اپنی قدرت کا نشان دکھانا چاہتا ہے۔ اس کی غرض یہ نہیں ہے۔ کہ سب کے سب لوگ تباہ ہو جائیں۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا۔ یہ بات

درست ہے کہ قریباً ۸۰ فیصدی لوگ میلہ کے موقعہ پر شراب پی کر آتے ہیں۔ اور اس سے پہلے بھی علاوہ میں بناوٹی تھی اور مذاق کی باتیں ہوتی رہی ہیں۔ مگر یہ اتفاقیہ ہے اگر آپ کی دعا کا ایسا ہی اثر ہے۔ تو اب ہمارے ساتھ چلیں۔ ہم تمام مندروں میں جاتے ہیں۔ آپ دعا کرتے جائیں۔ کہ ہر ایک پر بجلی گرے۔ اور وہ یکے بعد دیگرے تباہ ہو جائیں۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ خدا بہت طاقتوں والا خدا ہے۔ اس کو آزمائیں نہیں۔ اگر آپ مندروں کے گرانے کے ایسے ہی خواہشمند ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے بعید نہیں۔ کہ وہ اس کے لئے کوئی اور سامان کر دے۔ مگر اس وقت بھی آپ کو اعتراض ہی سوجھیں گے۔ آپکو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے خوف کھا کر اس سے دعا کریں۔ تا آپ کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں مدد فرمائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اگرچہ بجلی کے گرنے کے بعد فی الواقعہ بہت سے لوگ واپس چلے گئے ہیں۔ مگر اس کی وجہ یہ نہیں۔ بلکہ میلہ کا یہ آخری دن تھا۔ اس لئے لوگ واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ اس واقعہ کے متعلق ڈی۔ ایس۔ پی نے ایک رپورٹ مرتب کر کے افسران کو روانہ کی ہے۔ اور اس کی ایک کاپی بغرض اطلاع مجھے بھی بھیجی ہے۔ اس میں انہوں نے ایک فقرہ یہ بھی لکھا ہے:۔ As a consequence of this sad incident a great number of pilgrims is returning to their homes. کہ اس خوفناک حادثہ کے نتیجہ میں میلہ آنے والوں کی بہت بڑی تعداد اپنے گھروں کو واپس چلی گئی ہے۔ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب موجود ہیں۔ ان سے دریافت کر لیا جائے۔ کہ میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے یہ اثر موقعہ پر جا کر لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی نشان دکھایا

امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس حادثہ کے نتیجہ کے بعد لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے۔ جس قادر کریم نے یہ نشان دکھایا۔ مجھے امید ہے کہ وہ آئندہ بھی اس کی تائید کرے گا۔ اور یقیناً اس میلے کی رونق روز بروز کم ہوتی جائیگی آپ یہ کیوں نہیں کہتے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ آیا۔ اور اس نے اس سے درد بھرے لفظوں میں اپیل کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے نتیجہ کے طور پر یہ غیر معمولی نشان ظاہر فرمایا۔ چونکہ اس واقعہ کا ذکر کئی اصحاب سے ہو چکا تھا۔ اس لئے میرے ہوشیارپور پہنچنے پر ہر جگہ اور ہر سوسائٹی میں اس بات کا ذکر ہو رہا تھا۔ کئی ایک انصاف پسندوں نے خود انکو اس بات کا جواب دیا۔ کہ اگر ماتا دیوی میں اور دیگر دیوتاؤں میں ایسی ہی قوت ہے۔ کہ وہ اپنی ذرا سی ناراضگی پر بجلی گرا کر تباہ کر سکتی ہے۔ تو جسوقت محمود نے بت توڑے تھے۔ اس کو کیوں تباہ نہیں کر دیا تھا۔

خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ ہم کو کسی کی موت پر کوئی خوشی نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ظاہر کرنا مقصود ہے۔ اور جو غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کو دور کرنا مراد ہے۔ یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے لفظوں میں کچھ فرق ہو تو ہو ورنہ مفہوم کے لحاظ سے سب درست ہے۔ انصاف پسند پبلک خود واقعہ کو پڑھ کر فیصلہ کر سکتی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ نشان جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماہ اپریل میں دو مختلف موقعوں پر تحریر فرمایا تھا۔ اس کے نتیجہ میں میری دعا سے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے۔ دعا کے وقت مجھے ہرگز حضور کے خط کی کوئی یادداشت ذہن میں نہ تھی۔ بلکہ مابعد کے واقعات پر غور کرنے سے خط کی تحریر یاد آئی۔ اور میں نے اس واقعہ کو قلم بند کیا۔ تاکہ لوگوں کو غور کا موقعہ ملے۔ اور اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کے لئے صحیح راستہ پر گامزن ہوں

واقعہ کی صداقت پر حلف اٹھانے پر آمادگی

اگر کسی شخص کو شک ہو کہ یہ واقعہ غلط ہے تو میں اس کے مطالبہ پر اپنے بیوی بچوں کو لے کر حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ مطالبہ کنندہ پہلے ایسا اعلان اخبار میں کر دے۔ کہ وہ میرے اس حلف کے بعد اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضور کا غلام اور امتی نبی اور حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ برحق تسلیم کرے گا۔ والسلام۔ ملک نادر خاں از ہوشیارپور

میں کیوں احمدی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے والد محترم مولانا حکیم محمد سجاد حسین صاحب لکھنوی مرحوم جن کی میں سب سے چھوٹی لڑکی ہوں۔ مدرسے جامع العلوم کانپور کے تعلیم یافتہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے شاگرد رشید تھے۔ اور حکیم عبد الولی صاحب لکھنوی سے فن طب موقوفہ کو تلمذ تھا۔ آپ کا اگست ۱۹۳۲ء میں بمقام کانپور انتقال ہوا اور لکھنؤ میں دفن کئے گئے۔

میرے والد صاحب اگرچہ احمدی نہیں تھے۔ تو غیر احمدی بھی نہیں تھے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر میرے والد صاحب قادیان جاتے تو بیعت ضرور کر لیتے۔ جس وقت میرے والد صاحب کا انتقال ہوا۔ اس وقت میری عمر ۳ سال کی تھی۔ اپنے والد محترم کے انتقال کے بعد میں معہ اپنی بہنوں کے اپنے چچا مولوی محمد عثمان صاحب کی زیر نگرانی رکھی گئی۔ یہاں میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے حقیقی بھائی اور بہنوں اور چچا صاحب اور ان کی اولاد میں اختلاف عقائد کا احساس ہوا۔ اور اس طرح مجھ کو احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ جب میں چھوٹی تھی۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ سے دعا کیا کرتی تھی۔ کہ اے میرے خدا مجھ کو سیدھی راہ پر چلا۔ اور اس راستے کو میں مضبوطی سے پکڑے رہوں۔ لیکن میں کسی سے کچھ نہیں کہتی تھی۔ دل میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتی رہتی تھی۔ بیگم محمد عثمان صاحبہ یعنی میری چچی اور انکے بیٹے قادیان دارالامان ۱۹۴۰ء میں گئے تو میرا بھی بہت دل چاہتا تھا۔ اور اگر میں اس وقت ذرا سا بھی ظاہر کرتی۔ تو آپ مجھ کو ضرور لے جاتیں۔ میں نے خدا تعالیٰ سے ویسے ہی دعائیں جاری رکھیں۔ آخر اس نے میری تمنا اور آرزو کو پورا کر دیا۔ اور نومبر ۱۹۴۳ء میں مجھے اپنی چھوٹی چچی یعنی بیگم ڈاکٹر محمد زبیر صاحبہ کے ہمراہ قادیان دارالامان پہنچا دیا۔ میں وہاں کچھ ہی دن رہی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر خواب میں اپنے پیارے نبی کی سچائی کھول دی اور وہ خواب میں اپنی بہنوں کے سامنے آج پیش کرتی ہوں۔

میں نے دیکھا۔ کہ ایک خط بیگم ڈاکٹر محمد زبیر صاحبہ یعنی میری چچی جن کا اسم شاہجہان بیگم ہے۔ ان کے پاس آیا ہے وہ اس خط کو پڑھ رہی ہیں۔ اور کہہ رہی ہیں۔ جاؤ ثامنہ تم کو حضرت خلیفۂ اوّل بلا رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ اچھا۔ مجھ کو بیگم محمد عثمان صاحبہ یعنی میری چچی جن کا اسم رحمت النساء بیگم ہے۔ اور ان کی صاحبزادی اختر النساء یہ دونوں لے کر جا رہی ہیں۔ جس راستے سے ہم لوگ جا رہے ہیں۔ اس جگہ بہت درخت ہی درخت ہیں آگے آگے محترمہ مریم خاتون ہیں۔ یہ بھی میری ان چچی کی صاحبزادی ہیں۔ جو مجھ کو لے کر جا رہی تھیں۔ ہم چلتے چلتے دیکھتے کیا ہیں۔ کہ وہاں پر ایک نیلے رنگ کا پردا پڑا ہے۔ اس پردے کو مریم باجی نے ہٹا دیا۔ اندر جا کر کیا دیکھتے ہیں۔ کہ خوب روشنی ہو رہی ہے۔ لوگ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ کوئی سجدے میں دعائیں کر رہا ہے۔ میرے چچا سیٹھ خیر الدین صاحب کی بڑی صاحبزادی یعنی محترمہ زینت آرا بیگم وہاں بیٹھی ہیں۔ اور انکے لب ہل رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ کچھ پڑھ رہی ہیں۔ وہاں سے ایک آواز آئی۔ کہ پردا کر لو۔ ہم لوگوں نے پردا کر لیا۔ سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کے ساتھ کچھ اور لوگ تھے۔ جہاں ہم لوگ کھڑے تھے اسی جگہ سے ہو کر تشریف لے گئے۔ وہاں پر ایک زینہ تھا۔ زینت آرا بیگم نے آنکھ سے اشارہ کیا۔ کہ اس پر چڑھ جائیں۔ کچھ لوگ اس طرف سے اور کچھ لوگ جس طرف سے گھڑوں میں پانی لے کر آ جا رہے تھے۔ ایک اور خواب میں نے یہ دیکھا۔ کہ ایک سُرخ جھنڈا ہے اس کو سب لوگ گاڑ رہے ہیں۔ ان میں میرے حقیقی بھائی اقبال اختر عابدی بھی ہیں۔ مگر وہ جھنڈا کوئی نہیں گاڑ سکتا۔ میں نے کہا۔ لاؤ میں گاڑ دوں۔ جب میں نے گاڑا۔ وہ فوراً گڑ گیا۔ اور وہ احمدیت کا جھنڈا تھا۔ یہ خواب دیکھنے پر میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی۔ کہ میں بیعت کر لوں۔ اور میں جماعت میں داخل ہو گئی۔ اور فروری ۱۹۴۴ء تک قادیان دارالامان میں رہی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان جب کیا۔ تو میں وہیں تھی اور یہ بھی میری خوش قسمتی تھی۔ ثامنہ خاتون بنت حکیم مولوی محمد سجاد حسین صاحب لکھنوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

138

حکومت ہند کے انعامی بونڈوں کے متعلق آپ کے سوالوں کے جواب یہ ہیں

اِن کی قیمت کیا ہے؟ "بونڈ دو قسم کے ہیں۔ دس روپے والے اور سو روپے والے۔

"میں انہیں کہاں سے خریدوں؟" ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے، امپیریل بینک آف انڈیا سے برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے، یا کسی ہندوستانی ریاست کے سرکاری خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو۔

"انعام کیا کیا ہیں؟" انعامات ایک ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں دئے جاتے ہیں۔ سو سو روپے والے بونڈوں کے ہر سلسلے میں جن پر قرعہ ڈالا جائے پہلا انعام پچاس ہزار روپے ہے۔ دو دوسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک پچیس ہزار روپے کا ہے۔ اور دو تیسرے درجے کے انعام ہیں جن میں ہر ایک پانچ ہزار روپے کا ہے۔ انعامات کی کل رقم ہر قرعے پر ایک لاکھ روپے ہے۔ دس دس روپے والے بونڈوں پر پہلا انعام دو ہزار پانچ سو روپے ہے۔ دو دوسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک ایک ہزار دو سو پچاس روپے کا ہے۔ پانچ تیسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک پانچ سو روپے کا ہے۔ اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک دو سو پچاس روپے کا ہے۔ انعامات کی کل رقم ہر سلسلے میں دس دس ہزار روپے۔

"اگر کسی بونڈ پر ایک بار انعام مل جائے تو کیا وہ بعد کے قرعوں سے خارج کر دیا جائے گا؟" جی نہیں۔ ہر بونڈ چاہے اس پر انعام ملا ہو یا نہ ملا ہو ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء تک ہر قرعے میں برابر شامل کیا جاتا رہے گا۔ اور اگر آپ خوش قسمت ہیں تو آپ کو ایک ہی بونڈ پر کئی دفعہ انعام مل سکتا ہے۔

"کیا انعاموں کی رقم پر کوئی ٹیکس بھی لگتا ہے؟" جی نہیں۔ ان پر نہ انکم ٹیکس لگتا ہے نہ سوپر ٹیکس، نہ ایکسیس پرافٹس (غیر معمولی نفع کا) ٹیکس اور نہ کارپوریشن ٹیکس۔

"انعام کس جگہ سے وصول ہوں گے؟" دوسرے سوال کا جواب دیکھئے۔ انعام اوپر لکھے ہوئے تمام دفتروں سے نیز چھوٹے خزانوں سے بھی ادا کئے جائیں گے۔

"کیا انعامی بونڈوں کی رقم واپس مل جائے گی؟" جی ہاں۔ رقم پندرہ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واپس ادا کر دی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی رقم بالکل محفوظ رہتی ہے اور اس کے ساتھ آپ کو ایک یا کئی بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔

انعامی بونڈ

حکومت ہند کے محکمۂ فائننس نے شائع کیا۔ MA 965

ضروری اعلان

اکتوبر ۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ جو لوگ نادہندہ ہوں ان کے ساتھ آئندہ نرمی کا برتاؤ نہ کیا جائے۔ بلکہ مناسب تعزیری کارروائی کی جائے اور جن سے متواتر تین سال تک چندہ وصول نہ ہو ان کی رپورٹ فوراً مرکز میں کی جائے۔

چنانچہ اس فیصلہ کا اعلان وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں ہوتا رہا ہے۔ بلکہ گزشتہ ایام میں اس قاعدہ کو چھپوا کر جماعتوں میں بھی بھیجا گیا تھا۔ مگر احباب کو اس قاعدے کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے اس لئے ذیل میں اس کی تشریح کی جاتی ہے۔ عہدیداران جماعتہائے کو چاہیئے کہ آئندہ اس کے مطابق عمل درآمد کریں:- (۱) تین سال والی شرط صرف ان بقایا داروں کے متعلق تھی۔ جو ۱۹۳۶ء سے پہلے چندہ نہیں دیتے تھے۔ ورنہ اس کا یہ منشاء نہ تھا۔ کہ آئندہ جب تک کوئی شخص تین سال تک چندہ نہ دے اسے بقایا دار نہ سمجھا جائے اور نہ اس سے مطالبہ کیا جائے (۲) جو شہری شخص متواتر تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا بقایا دار سمجھا جائے گا۔ اور جو چھ ماہ تک چندہ نہ دیگا وہ نادہندہ قرار پائے گا (۳) جو زمیندار ایک سال یا دو فصل کا چندہ نہ دے گا وہ بقایا دار سمجھا جائیگا اور جو دو سال یا چار فصل کا چندہ نہ دیگا۔ وہ نادہندہ قرار پائے گا (۴) مقامی جماعت کا فرض ہوگا کہ وہ نادہندہ کو ہر ممکن طریق سے سمجھانے کی کوشش کرے۔ اور اگر وہ پرواہ نہ کرے۔ تو ایک ماہ کا نوٹس دے۔ اگر اس پر بھی اصلاح نہ ہو۔ تو مجلس عاملہ میں اس کا معاملہ پیش کر کے اپنی رپورٹ کے ساتھ نظارت امور عامہ میں اخراج از جماعت کی رپورٹ کرے اور اس کی ایک نقل نظارت بیت المال میں بھیجدے

ناظر بیت المال

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجربہ فرمودہ نسخہ۔ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے۔

قیمت:- فی تولہ:- ایک روپیہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۱۶ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ امریکن ٹینک دستے سٹراسبرگ یعنی سرزمین جرمنی کی حد میں داخل ہو چکے ہیں اور جنگ اس وقت جرمنی کی سرزمین میں لڑی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ اتحادی فوجیں کل لکسمبرگ میں داخل ہو گئیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمن بلجیئم کو بالکل خالی کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۶ ستمبر۔ امریکہ کے محکمۂ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ امریکن حادثوں اس وقت ۴۸۸۳۶۲۴ جنگی قیدی ہیں۔ جن میں ۸۴۹۲۵ جرمن اور ۲۷۲۰۵ اطالوی ہیں۔ جاپانی قیدیوں کی تعداد صرف ۲۳۰ ہے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جرمن فوجوں نے وارسا کے پرانے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ کیونکہ یہاں ان کی طاقت زیادہ تھی۔ شہر کے وسط پر پول توپ خانہ زبردست گولہ باری کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ صرف تیسری اتحادی فوج نے فرانس کی جنگ میں ۷۶ ہزار جرمنوں کو قیدی بنایا ہے۔ اور ۱۹ ہزار جرمنوں کی لاشیں دفن کی گئی ہیں۔ ابھی بعض علاقوں میں بہت سی جرمن فوجیں گھری ہوئی ہیں۔

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ کل صبح طلوع آفتاب سے قبل جرمنوں نے لنڈن اور جنوبی انگلستان کے بعض دوسرے اضلاع پر پھر اڑن بموں سے حملہ کیا۔ جن سے جانی و مالی نقصان ہوا۔

اٹلی ۱۶ ستمبر۔ مارشل کیسلرنگ اتحادی فوجوں سے مقابلہ کے لئے سانو کی پہاڑی پر زبردست جرمن فوج اور جنگی اسباب ہتھیاروں کی جمعیت جمع کر رہا ہے۔ اس علاقہ میں وہ اٹلی سے جبراً بھرتی کئے ہوئے مزدوروں کی مدد سے بڑی مستعدی کے ساتھ ایک اور ڈیفنس لائن تیار کر رہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس محاذ پر جرمن اپنی تمام طاقت لگا دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔

کانڈی ۱۶ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برما میں چینڈوان کے محاذ پر چودھویں فوج نے سٹانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ جرمن یونان کے علاقوں سے عورتوں اور زخمیوں وغیرہ کو نکال رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں اس علاقہ میں محصور ہو جانے کا خطرہ ہے۔

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ کل رات جرمن ہائی کمانڈ کے ایک ممبر نے جرمن ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے اتحادیوں سے کہا کہ وہ جرمنی کو تباہ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ انہیں اس رویہ میں تبدیلی کرنی چاہیئے اور اس طرح جرمنی کے ساتھ صلح کر لیں۔ اتحادی لیڈر اس کا یہ مطلب لے رہے ہیں کہ اگر جرمنی کو ترمیم شدہ شرائط پیش کی جائیں۔ تو جرمنی انہیں منظور کر لے گا۔ مگر اتحادی لیڈر اس بات پر مصر ہیں کہ جرمنی غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالے۔

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ پولینڈ کی لنڈنی حکومت نے یہ شکوہ کیا ہے کہ اتحادیوں نے وارسا میں لڑنے والی پولش فوجوں کو کافی مدد نہیں دی۔ اور اسی وجہ سے جرمن دوبارہ شہر پر قابض ہو گئے۔ پولش وزیراعظم کی اس شکایت کا برطانوی حکومت کی طرف سے سرکاری طور پر کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ جنگ کے بعد جرمنی کے لئے روس۔ برطانیہ اور امریکہ نے الگ الگ اپنی اپنی تجاویز پیش کی تھیں۔ اور ان کی روشنی میں ایک مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔ جس کی ساٹھ بڑی کلازیں ہیں۔ ایک کلاز یہ ہے کہ تمام اتحادی اقوام کی نمائندہ فوجیں تین سال تک جرمنی پر قبضہ رکھیں گی۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ چیکوسلواکیہ کی حکومت مقیم انگلستان نے اعلان کیا ہے کہ اس ملک کے پایہ تخت میں وطن پرستوں نے بغاوت کر دی ہے۔ انہوں نے ملٹری اکاڈیمی پر قبضہ کر لیا۔ اور کٹھ پتلی حکومت بہت جلد ٹوٹنے والی ہے۔

الجیریس ۱۶ ستمبر۔ فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی فوجیں کوہ ایلپس کو پار کر کے اٹلی کے علاقہ میں داخل ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ وارسا میں جن محبان وطن نے جرمنوں کے خلاف بغاوت کی تھی۔ وہ کچل دیئے گئے ہیں۔ یہ بغاوت لنڈنی حکومت کے ایما پر ہوئی تھی۔ اس وجہ سے روسی حکومت نے اسے کوئی مدد نہ دی۔ برطانیہ اور امریکہ نے درخواست کی کہ باغیوں کو مدد پہنچانے کے لئے روس اپنے ہوائی اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے۔ مگر روس نے صاف انکار کر دیا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ مسٹر ولیم فلپس پریزیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے ہندوستان آئے تھے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں ہندوستان کی تحریک آزادی کی تائید کی جو برطانوی مدبروں کو ناپسند تھی۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے مسٹر چرچل سے جبکہ وہ امریکہ آئے۔ مسٹر فلپس کی ملاقات کرائی۔ مگر مسٹر چرچل ان کے نقطۂ نگاہ سے متفق نہ ہوئے بعد میں مسٹر فلپس کو یورپ میں امریکن فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل آئزن ہاور کا سپریم سیاسی مشیر مقرر کیا گیا۔ مگر برطانی حکومت نے زور دیا کہ انہیں برطانیہ سے واپس بلا لیا جائے۔ چنانچہ مسٹر روزویلٹ نے انہیں واپس بلا لیا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شمالی فن لینڈ کے جرمن دستوں نے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ انہوں نے کئی ریلوے سٹیشنوں۔ پلوں اور اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ یہاں جم کر لڑنا چاہتی ہیں یا صرف واپسی کیلئے رستوں کو محفوظ کرنا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ ڈاکٹر گوئبلز نے جرمن عوام سے اپیل کی ہے کہ جرمنی کے ہر کھیت۔ ہر پہاڑی۔ ہر میدان اور ہر گاؤں کو قلعہ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے اور ہر جرمن کو مادر وطن کی حفاظت کے لئے میدان میں نکل آنا چاہیئے۔

روم ۱۶ ستمبر۔ مسولینی نے اپنی حکومت کا ہیڈ کوارٹر شمالی اٹلی میں جھیل گارڈا کے کنارے سالو کے مقام پر بنا رکھا تھا۔ مگر اب وہ وہاں سے بھاگ کر جرمنی چلا گیا ہے۔

دہلی ۱۶ ستمبر۔ علاقہ مالابار میں غلہ کی مشکلات کے پیش نظر حکومت ہند نے بارہ ہزار ٹن اناج مدراس بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے تا مالابار پہنچایا جا سکے۔

پیرس ۱۶ ستمبر۔ فرانس میں بہت سی سیاسی پارٹیاں ہیں جو وزارت کو اپنا حق سمجھتی ہیں توقع ہے کہ موجودہ وزارت ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر مستعفی ہو جائے گی۔ اور جنرل ڈیگال نئی وزارت مرتب کریں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے انعام
۲۱۰۰۰ روپیہ (اکیس ہزار)

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے وفات نہیں پائی بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئیں گے۔ مہدیؑ کا ظہور نہیں ہوا جب وہ ظاہر ہوں گے تب تمام عیسائیوں کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور ان کو اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا نہ اسلام سے خارج بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں (نعوذ باللہ) مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد ایک پبلک جلسے میں حلفاً بیان کریں تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اور ان کے ہمخیال جو ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اس طرح مختلف ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے جس میں حلف کی عبارت شرائط انعامات مفصل طور پر بیان کی گئی ہیں۔ جو دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً ارسال کیا جاتا ہے۔ عبداللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

سرگودھا شوز کمپنی قادیان بڑا بازار

قادیان میں مضبوط اور ارزاں بوٹوں کی ایک نئی دوکان

جس میں ہر قسم کے بوٹ۔ فل سلیپر۔ زری سینڈل اور پشاوری چپل زری و جوتی زری وغیرہ بارعایت مل سکتی ہے۔ تشریف لا کر آزمائیں